بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ امان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت امیر المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت ہنوز سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور ممدوح کی صحت کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بخار و ضعفِ قلب کی شکایت ہو جاتی ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو پہلے سے کسی قدر تکلیف میں کمی ہے۔ صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی جائے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بابا محمد حسن صاحب واعظ کو دھرم کوٹ بگہ۔ شکار، شاہ پور اور ڈسوال وغیرہ جماعتوں میں بغرض تربیت بھیجا گیا ہے۔

سکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ٹاؤن کمیٹی قادیان کی حدود کی توسیع کی منظوری بحکم پنجاب گورنمنٹ ہو گئی ہے۔ جس کی رُو سے دارالیسر۔ دارالشکر۔ احمد آباد۔ ریلوے اسٹیشن۔ دارالبرکات شرقی

جلد ۳۱ | ۲۵ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۲۵ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۷۱

جنگ کے بعد برطانیہ کی تعمیر نو کی بنیادیں

برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء کو ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے۔ جس کا موضوع جنگ کے بعد دُنیا کی تعمیر نو ہے۔ اس تقریر کے دو حصے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا تعلق دیگر اقوام و ممالک سے ہے۔ اور ایک وہ جس کا تعلق صرف برطانیہ کے اندرونی معاملات سے ہے۔ تقریر کے اس حصہ میں آپ نے جزائر برطانیہ کی آبادی کے لئے چار باتیں ایسی پیش کی ہیں جن کو وہ جنگ کے بعد ملک کے انتظامی معاملات میں سب سے زیادہ اہم جگہ دیں گے اوّل یہ کہ اہلِ ملک میں بیمہ کے ذریعہ افلاس اور بیکاری کا مکمل علاج کیا جائے۔ یہ بیمہ کرانا ہر شخص پر فرض ہو گا۔ خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو۔ یا عورت۔ غریب ہو یا امیر دوسرے برطانیہ کلاں میں زراعت کا مسئلہ ہے جس پر وہ اس نقطۂ نگاہ سے غور کریں گے کہ اس وقت تک حکومت کی جو یہ پالیسی رہی ہے کہ اشیاء خوردنی بیرونی ممالک سے منگوانے پر اکتفا کیا گیا۔ یہ درست نہیں مسٹر چرچل کی تجویز یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد اپنی خوراک جہاں تک ممکن ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار میں اپنے ہی ملک میں پیدا کی جائے۔ تیسرے قوم کی صحت عامہ کا مسئلہ ہے۔ اور چوتھے ملک کی شرح پیدائش میں اضافہ کا سوال ہے یعنی برطانیہ کے پروگرام میں یہ بات داخل سمجھی جائے گی۔ کہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کئے جائیں۔

آج دُنیا اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن امر واقعہ یہی ہے۔ کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ اور اسی کی تعلیم میں دُنیا کی ہر قسم کی مشکلات و مصائب کا صحیح صحیح حل اور علاج موجود ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر چل کر اقوام عالم وہ پُر سکون زندگی حاصل کر سکتی ہیں۔ جس کی آج ہر قوم متلاشی ہے۔ اقوام عالم نے گو اسلام کو بحیثیتِ مذہب قبول نہیں کیا۔ لیکن قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان کو اس بات کے اعتراف پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ ان کا حقیقی ملجا و ماویٰ اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ مثلاً افلاس اور بے کاری کا ہی مسئلہ ہے۔ جسے آج دُنیا میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور بڑے بڑے مفکر و مدبر اس کے حل کے لئے سرگرداں ہیں۔ لیکن آج سے چودہ سو سال قبل نبی اُمّی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے جس احسن اور اکمل صورت میں حل فرما دیا ہے۔ مغربی مفکر ابھی تک اس کی بلندیوں کو نہیں پا سکے۔ گو ایسے رستہ پر ضرور چل پڑے ہیں کہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ دُنیا اس منزل پر ضرور پہونچ کر رہے گی جس پر اسے پہونچانا منشائے الٰہی ہے۔ اور حالات سے مجبور ہو کر وہ ایک دن یہ بھی تسلیم کرے گی کہ واقعہ میں اسلام ہی کی تعلیم ایسی مکمل اور پاک تعلیم ہے۔ کہ جو انسان کے ہر طبعی تقاضے اور ضرورت کو بہ صورت احسن پورا کر سکتی ہے۔

مسٹر چرچل بیکاری اور افلاس کے دفعیہ کے لئے جو نظام تجویز کر رہے ہیں۔ اسے کتنا بھی اچھا کیوں نہ کہا جائے لیکن ایک انصاف پسند اہلِ نظر کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام کا نظام اس سے بہت بلند بہت اعلیٰ اور بہت مکمل ہے۔ اسلام نے حکومت کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ تمام آبادی کے تعلیم حاصل کرنے کے قابل افراد کے لئے تعلیم کا انتظام کرے کام کرنے کے قابل بیکاروں کے لئے کام مہیا کرے۔ اور کام نہ کر سکنے والے معذورین اور اپاہجوں کی تمام ضرورتوں کو پورا کرے۔ نیز تمام آبادی کے لئے طبی امداد کے انتظامات اپنے ذمہ لے۔ اب اس تعلیم کو ایک طرف رکھئے۔ اور مسٹر چرچل کی بیمہ کے ذریعہ اہلِ ملک کو غربت و افلاس سے بچانے کی تجاویز کو دوسری طرف رکھئے۔ اور پھر موازنہ کیجئے۔ کہ اسلام کی خوبی کتنی واضح اور بین نظر آتی ہے۔ اور مسٹر چرچل کا عملاً اسلامی تعلیم کی برتری کے معترف ہیں۔ یا نہیں۔

اسی طرح افزائشِ نسل کا سوال ہے۔ مسٹر چرچل اور دُنیا کے تمام بڑے بڑے مفکر و مدبر جتنا چاہیں۔ زور لگا لیں اسلام کی تعلیم پر عمل کئے بغیر وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو نظر انداز کر کے اس مسئلہ کو حل کرنے کی وہ جتنی بھی کوشش کریں گے اتنا ہی زیادہ مشکلات میں پھنستے جائیں گے۔ اور اگر اس مسئلہ کا حل کرنے میں وہ احتیاطیں عمل میں نہ لائی گئیں۔ جن کو اسلام ضروری قرار دیتا ہے۔ تو اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ جنسی تعلقات میں ایسا فتور ایسا فساد اور ایسی پراگندگی پیدا ہو جائے گی۔ جو انسان کی اس تمام ترقی پر پانی پھیر دیگی جو اس نے اخلاق اور روحانیت میں حاصل کی ہے۔ اور انسان و جنگلی حیوانات میں اس لحاظ سے کوئی فرق باقی نہ رہ سکے گا۔ نیز ممکن ہے۔ ملکی اور قومی تجاویز کے ذریعہ عارضی طور پر چند سالوں تک تو شرح پیدائش میں کوئی اضافہ کیا جا سکے۔ لیکن یہ امر کہ اسلام کی جنسی تعلقات کے بارہ میں تعلیم پر عمل کئے بغیر کوئی مستقل اور پائدار نتائج حاصل کئے جا سکیں گے۔ ایک موہوم امر ہے۔

جنگ میں شدید جانی نقصانات کو دیکھ کر افزائشِ نسل کے سوال کی طرف توجہ کرنے پر مسٹر چرچل مجبور ہوئے ہیں۔ لیکن اس سوال کا دوسرا پہلو ابھی انہوں نے بیان نہیں کیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہو گی۔ اور اگر ان کی شادی کا انتظام نہ ہو سکا۔ تو افزائشِ نسل کی تمام تجاویز دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ ہاں اگر اس بارہ میں بھی اسلامی تعلیم کو مشعلِ راہ بنا لیا گیا۔ تو ان تمام مشکلات کو نہایت تسلی بخش طور پر حل کیا جا سکے گا۔ آج اہلِ یورپ تعدد ازدواج کے مسئلہ پر اعتراض کر رہے ہیں۔ لیکن وہ وقت قریب آ رہا ہے جب وہ اسے اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔

حبیب احمد صاحب آف بڑیچ کا معافی نامہ

حبیب احمد صاحب آف بڑیچ سامانہ ریاست پٹیالہ کی طرف سے ایک اشتہار جس کا ہیڈنگ "نظام خلافت قادیان کا قابل نفرت رویہ اور اس سے بیزاری کا اعلان" تھا شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات اور نظام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نہایت ہی گندہ دہنی سے کام لیا تھا۔ اور اس میں انہوں نے ازخود ہی اپنے آپ کو نظام سلسلہ سے علیحدہ کر لیا تھا۔ جس کی بناء پر نظارت سے مندرجہ ذیل الفاظ میں اخبار الفضل میں اعلان کرایا گیا تھا۔ کہ "انہوں نے اپنے آپ کو سلسلہ سے علیحدہ ہونے کا چونکہ خود اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی جماعت ان کو اپنا فرد نہ سمجھے۔ اور تمام احمدی احباب انہیں خارج از جماعت تصور کریں۔ اور ایسا ہی ان سے معاملہ کریں"

اب ان کی طرف سے معافی کی درخواست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور موصول ہوئی ہے۔ جو اصل شکل میں ہی شائع کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب سے التماس ہے کہ خاکسار کچھ عرصہ سے فضل الرحمٰن مخرج کی فریف آنا (فریبانہ) باتوں میں آکر اس کے زیر اثر ہو گیا تھا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیاوی رشیداری (رشتہ داری) کا تعلق بھی تھا۔ اس لئے وہ کبی کبی (کبھی کبھی) میرے پاس آکر فریف آنا (فریبانہ) باتیں سناتا تھا۔ کیونکہ میں گنہ گار انسان ہوں۔ اس لئے اس کی باتوں کا میری کمزوریوں کی وجہ سے کچھ اصر (اثر) ہوا۔ تمیین (قریباً) عرصہ پانچ ماہ کا ہوا اس نے ایک استہار (اشتہار) میرے نام سے ماہ اکتوبر میں شایا (شائع) کیا تھا۔ جس کے مضمون سے مجکو (مجھ کو) پہلے کوئی علم نہیں دیا گیا۔ ایک مسودہ بناکر مجھے (مجھ سے) نقل کرایا۔ جس کی نسبت میں نے کہا۔ کہ مجکو (مجھ کو) کچھ سوچ سمج (سوچ سمجھ) لینے دو پھر شایا (شائع) کرنا۔ مگر انہوں نے مجھے (مجھ سے) نقل کرا فوراً شایا (شائع) کر دیا۔ جب وہ شایا (شائع) ہو کر میرے سامنے آیا۔ تو میری آنکھیں کھولی (کھلیں) اس وقت میرے دل میں ترپ (تڑپ) اور بے چینی پیدا ہوگی (ہوگئی) کہ میں نے اپنی جان (پر) ظلم کیا۔ دوسری طرف اشتہار (اشتہار) شایا (شائع) ہونکے (ہونے کے) بعد تمام جماعت کے لوگ بات کرنا تو درکنار میرے پاس کھڑا ہونا بھی پسند (پسند) نہیں کرتے تھے۔ تاکہ میں اپنی سرگذشت (سرگزشت) کسی کو سناو (سناؤں) اب اس فکر اور بے قراری میں پھرتا رہا۔ کہ اب میں کیا کروں۔ میں نے یہ طریقہ سوچا کہ کسی طرح میں امیر جماعت سامانہ سے ملکر یہ مشورہ لوں۔ کہ مجکو (مجھ کو) کیا کرد (کرنا) چاہے (چاہیئے) کیونکہ مجکو (مجھ کو) ان کے فریف (فریب) اور دجل (کا) علم ہو گیا۔ کہ فضل الرحمٰن بالکل جوٹھا (جھوٹا) ہے۔ میں حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ مجکو (مجھ کو) ماف (معاف) فرمایا جائے۔ فقط وسلام (والسلام) مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۴۳ء خاکسار حبیب احمد احمدی از سامانہ محلہ بڑیچاں"

اندریں بارہ تحریر ہے کہ مندرجہ درخواست کی عبارت بتا رہی ہے۔ کہ یہ صاحب اس ٹریکٹ کے لکھنے والے نہیں۔ کیونکہ یہ معمولی خط بھی صحیح الفاظ میں نہیں لکھ سکے۔ بنا بریں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ کرم وشفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے حبیب احمد صاحب کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

توہین قضا کی سزا

چونکہ عبد الحق صاحب ولد غلام محمد صاحب ارائیں۔ ہاری احمد آباد ساکن پڈے نزد دھاری وال ضلع گورداسپور نے جبکہ ان سے شہادت طلب کی جا رہی تھی۔ تو قضا کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ توہین قضا کے جرم میں تامعافی کوئی احمدی ان سے تعلق نہ رکھے۔ احباب مطلع رہیں (ناظر امور عامہ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زدفزد

۳۴۴۔ محمد مجید صاحب گورداسپور	۳۶۲۔ رشید احمد صاحب گورداسپور	۳۷۹۔ فاطمہ خاتون صاحبہ بنگال
۳۴۵۔ رشیداں صاحبہ "	۳۶۳۔ محمد شریف صاحب "	۳۸۰۔ محمد برکت اللہ صاحب "
۳۴۶۔ محمد علی صاحب "	۳۶۴۔ غلام فاطمہ صاحبہ "	۳۸۱۔ محمد حبیب اللہ صاحب "
۳۴۷۔ رنگا شاہ صاحب "	۳۶۵۔ منیرہ صاحبہ "	۳۸۲۔ عبد الرحمٰن صاحب "
۳۴۸۔ حسن محمد صاحب "	۳۶۶۔ غلام قادر صاحب "	۳۸۳۔ محمد شاہ صاحب گجرات
۳۴۹۔ غلام سرور صاحب "	۳۶۷۔ غلام رسول صاحب "	۳۸۴۔ چودہری محمد شریف صاحب سیالکوٹ
۳۵۰۔ غلام نبی صاحب "	۳۶۸۔ رحیم بخش صاحب "	
۳۵۱۔ غلام فاطمہ صاحبہ "	۳۶۹۔ فقیر محمد صاحب "	۳۸۵۔ محمد انوار حسین صاحب گورداسپور
۳۵۲۔ اللہ رکھی صاحبہ "	۳۷۰۔ رفیق احمد صاحب "	۳۸۶۔ محمد علی حسن صاحب لدھیانہ
۳۵۳۔ ول محمد صاحب "	۳۷۱۔ بی بی صاحبہ "	۳۸۷۔ عبد الغفور صاحب بنگال
۳۵۴۔ حنیف احمد صاحب "	۳۷۲۔ رحمت بی بی صاحبہ "	۳۸۸۔ عبد الستار خان صاحب سی پی
۳۵۵۔ منیر احمد صاحب "	۳۷۳۔ غلام محمد صاحب ملک کشمیر	۳۸۹۔ رحمت علی صاحب لاہور
۳۵۶۔ مالاں صاحبہ "	۳۷۴۔ محمد انور صاحب } مردان ۱۸۹۳ء	۳۹۰۔ احمد علی صاحب "
۳۵۷۔ علی محمد صاحب "		۳۹۱۔ بشیر احمد صاحب امرتسر
۳۵۸۔ برکت علی صاحب "	۳۷۵۔ دل محمد صاحب گورداسپور	۳۹۲۔ علی محمد صاحب کپورتھلہ
۳۵۹۔ حفیظہ بی بی صاحبہ "	۳۷۶۔ عبد الرحمٰن صاحب امرتسر	۳۹۳۔ مسماۃ صاحبہ خاتون ملتان
۳۶۰۔ فقیر محمد صاحب "	۳۷۷۔ نور محمد صاحب "	۳۹۴۔ غلام جنت صاحبہ "
۳۶۱۔ دین محمد صاحب "	۳۷۸۔ وزیر علی صاحب بنگال	۳۹۵۔ غلام مریم صاحبہ "

۳۹۶۔ غلام فاطمہ صاحبہ ملتان ۳۹۷۔ فتح خان صاحب ملتان (باقی)

قرض لے کر چندہ ادا کر دیا

تحریک جدید سال نہم کا چندہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کرنے کے واسطے ہر احمدی کوشش کر رہا ہے۔ اور وہ احباب جن کا وعدہ "دوران سال" یا "غیر معین" مدت کا تھا۔ وہ بھی اس کوشش میں ہیں۔ کہ ابتدائے سال میں ہی ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور بعض دوست روپیہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے قرض لے کر داخل کر رہے ہیں۔ تاکہ سابقون اولون کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اپنے خاندان کی طرف سے ۶۶/۳ روپے بتفصیل ذیل ادا فرماتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء خود اپنی طرف سے ۵/۴ اہلیہ صاحبہ ۵/۴ معرفت عبد القادر صاحب ۷/- ۲ اہلیہ صاحبہ ۷/ معرفت عبد الرزاق صاحب ۵/۴ اہلیہ صاحبہ ۵/۲ معرفت عبد الخالق صاحب ۵/۴ معرفت عبد السلام صاحب ۵/۴ جماعت سماعیلہ ضلع گجرات کا وعدہ ۱۱۵ روپے تھا۔ یہ زمینداروں کی جماعت ہے۔ چودھری محمد ابراہیم صاحب نے یہ سالم رقم اپنے ہر ایک دوست کی طرف سے داخل فرما دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ثواب عطا فرمائے۔ افراد اور جماعتوں کو ۳۱ مارچ تک روپیہ مرکز میں داخل کر کے اپنے امام کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ پھیرو چیچی کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ پھیرو چیچی کا تبلیغی جلسہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ ارد گرد کے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ خاکسار انچارج مقامی تبلیغ

تصحیح ۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کی اہلیہ محترمہ کے انتقال کی خبر میں یہ لکھا گیا تھا۔ کہ مرحومہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی نواسی تھیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس میں

مورخہ ۱۲ ماہ امان (مارچ) ۱۳۲۲ ہش ۱۹۴۳ء - ناصر آباد میں پراونشل انجمن احمدیہ سندھ کا سالانہ اجلاس بصدارت جناب میاں عبدالرحیم احمد صاحب نائب امیر منعقد ہوا جس میں علاوہ قرب وجوار کی احمدی جماعتوں کے دور کی جماعتوں مثلاً کراچی روہڑی - باڈا - کمال ڈیرہ اور ضلع حیدر آباد کے قریباً اسی نمائندگان شریک ہوئے۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد مشاورتی اجلاس ہوا۔ جس میں بعض ضروری امور زیر بحث آئے۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ پراونشل انجمن کے کام کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر چلایا جائے سندھ میں تبلیغ پر خاص طور پر زور دیا جائے اور سہ ماہی ٹریکٹ شائع کئے جائے۔ نیز جماعتوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جائے۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن سکیں۔ یہ اجلاس نماز مغرب تک جاری رہا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ نوازش پراونشل انجمن کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے بعد نماز مغرب وعشاء نمائندگان کو ایک مجمع کثیر کی معیت میں خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ہمارا سندھ میں آنا اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں ایک وسیع رقبہ عطا فرمایا ہے جس کی وسعت تیس میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس میں احمدی آبادیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے پنجاب کو مرکز بنایا ہے۔ اور سندھ کو ایک طرف پنجاب اور دوسری طرف سمندر سے ملا کر اسے دوسری دنیا کے لئے پنجاب کی ڈیوڑھی بنایا ہے۔ اس لئے سندھ میں سلسلہ احمدیہ کا استحکام باہر کی تبلیغ کا ایک اہم اور بنیادی حصہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دوستوں کو سندھ میں تبلیغ کو بہت وسعت دینی چاہیئے۔ اور دیوانہ وار تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے۔ ایک دھن ہو۔ اور ایک آگ سی لگی ہوئی ہو۔ مجلس منتظمہ کو بار بار اجلاس بلا کر اپنی مشکلات کو دور کرنا۔ اور کارآمد اور مفید تجاویز پر غور کر کے ان پر عمل کرتے رہنا چاہیئے۔ مبلغ سندھ کو چاہیئے۔ کہ وہ سندھی مبلغ تیار کرے۔ حضور نے فرمایا۔ جب تک سندھی لوگ عقیدہ میں ہمارے ساتھ متفق نہیں ہوتے اس وقت تک پنجاب کام نہیں کر سکتا۔ سندھ کے ہمارے ساتھ شامل ہو جانے سے گویا سمندر ہمارا ہو گا۔ جہاز ہمارے ہوں گے۔ اور غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے آنے جانے کی سب دقتیں دور ہو کر آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس وقت جو حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے نازک ہیں اسلام کی ان حالات سے حفاظت کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کو وسیع اور ہمتوں کو بلند کرنا چاہیئے۔ اور اپنا عملی نمونہ ایسا اعلیٰ درجہ کا بنانا چاہیئے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں احمدیت کو قبول کرنے کی کشش پیدا کر سکے۔

اجلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار احمد دین

سیکرٹری تعلیم وتربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

تربیتِ اولاد کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

از جناب چودھری عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان

انہ لایحب المسرفین (اسراف کرنے والے اسے محبوب نہیں) اسراف تو ہر رنگ اور ہر جہت میں نقصان دہ ہے لیکن تندرستی جان کے ساتھ ہی جہان ہے۔ مریل نیم مردہ مضمحل قویٰ کا ڈھانچہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اس کی زینتوں اور اس کے بے حد رزق کے مزے اگر لے بھی۔ تو کتنے اور کب تک لے سکتا ہے۔ کبھی ہائے ہاتھ پھٹ رہا ہے کبھی پیٹ میں گویا برما پھر رہا ہوتا ہے آج نزلہ ہے۔ تو کل قبض۔ پھر اسہال ہیں کبھی بائیں ٹانگ میں درد ہے۔ تو کبھی دائیں میں نہ دائیں کنپٹی نے سکھ چین پایا۔ اور نہ بائیں نے۔ یہ شانہ دکھتا ہے۔ اور وہ سی ایڑی۔ گھٹنے ہیں۔ کہ جوانی میں ہی کھوکھلے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ رہا جوانی اور شادی اور گھر کے تمدن کا اور عیش و عشرت کا زمانہ۔ بس اب خاموشی ہی اچھی ہے۔ پڑھائی کا زمانہ کیا بلا کا زمانہ تھا۔ اٹھتی جوانی تھی کبھی ناول۔ کبھی احساساتِ پُرحسن کا دباؤ۔ کبھی کسی کا خیال اور کبھی کوئی خیال۔ کچھ تو دماغ کو پڑھائی نے بری طرح کھایا۔ رہا سہا بری عادتوں کی بجلی نے بھسم کر دیا۔

دراصل حیا۔ صلحاء کی صحبت۔ دین اللہ کا علم اور ماحول کا بہتر حالت میں ہونا قریباً یہی امور ہیں۔ جو میوہ زمیوہ رنگ گیرد کے مطابق انسان کی اصلاح اور اس کے اخلاقِ ظاہری و باطنی کی اصلاح میں ممد ہو سکتے ہیں لیکن آجکل قریباً یہ سب ہی مفقود ہیں۔ اگر کہیں ہیں۔ تو ابھی بطور بیج کے ہیں۔ ابھی فسق وفجور کی کثرت۔ ایمان باللہ کی کمی۔ اور صلحاء وہ بھی قدر قلیل ہیں۔ ماحول اتنا مکدر ہے۔ کہ مغربیت کا اثر بری طرح سر پر سوار رہتا ہے۔ بھلا بال سنورے ہوئے لباس میں نئی نئی جدت۔ رفتار زندگی میں ہر طرح کی بدعنوانیوں کا خمیر۔ نفس کی عبودیت تو نقد نہ تیرہ ادھار کا ورد۔ دنیا کی زینت کے جوبن کے دن۔ اب سنبھلے کوئی تو کتنا۔ بس ایک ہی چیز کے خیال نے وہ تند بگولے اٹھائے۔ کہ تقویٰ کے سارے ہی نماء کو خاک آلودہ کر کے رکھ دیا۔ ۷۰ - ۸۰ - ۹۰ سال کا کیا نام لینا ہے۔ جوانی بھی تو کبھی نہ آئی اور نہ آنی تھی۔ ابھی نمو تو کامل نہ ہوا تھا۔ کہ بطور اساسِ محکم جسم کے قیام کا موجب ہوتا۔ ثمر کو پختگی سے پہلے پہلے ہی نوچ کر رکھ دیا گیا کلکم مسئول عن رعیتہ بھی چونکہ نسیاً منسیاً ہو گیا۔ مربیوں نے اپنی نرالی خدائی شان میں اولاد کی تربیت سے بالکل ہی بے اعتنائی کی۔ اور جہاں انہوں نے ایک حکم کی بھی نافرمانی کی۔ بس غصہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ جہنم میں جاؤ ہمیں کیا۔ ماحول تو آگے ہی قسمت کا مارا ہوا ہے۔ گھر کے ماحول نے بھی اچھی طرح سے گل کھلانے کے لئے کھلی چھٹی دیدی۔ بس شیاطین نے اپنا تسلط جمایا۔ اور ناچار روحانیت کے فرشتے بھی دبک کر رہ گئے۔ اب گھر کا چراغ روشنی دیگا۔ تو کس برتے پر۔ دراصل اولاد کی تربیت اور حفاظت بھی مجاہدہ ہے۔ اور بڑا قابل قدر مجاہدہ۔

بخدا خدا تعالیٰ خود اس کا اجر جزیل عطاء فرمائے گا۔ اب تھکنے اور مایوس ہونے کی کونسی بات ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف ہماری نسبت ہے۔ تو کیا آپؐ کا اسوۂ حسنہ ہمارا عمل نہیں ہونا چاہیئے۔ آپؐ نے تیرہ سال مکی زندگی میں کس محنت اور صبر اور حلم اور استقامت سے خلقِ خدا کی اصلاح کے لئے کڑے مجاہدات سے کام لیا۔ سراسر کافر جو تھے۔ ان کو سیدھا کیا۔ آپ تو ابن عن جدٍ مسلمان ہیں۔ آپ کیوں تھکتے ہیں۔ اور کن سے۔ اپنے آنکھوں کے تاروں اور جگر کے پاروں سے۔ غیر تو نہیں۔ کہ گلا گھونٹ دیں گے۔ سر دھڑ کی بازی لگانے کی ضرورت پڑے گی۔ دس سال تک تو وہ آپ کی گھر کیوں اور جیب کے اندیشے سے ہی بسر کرتے ہیں۔ رہے اگلے دن۔ بس تیرہ سال تک آپ ان کی نگرانی اور کریں۔ اور شیاطین کے حملوں سے جس طرح بھی ہو۔ انہیں بچائیں۔ باپ کی دعا اولاد کے حق میں بالضرور قبول ہوتی ہے۔ اصدق الصادقین کا بتایا ہوا مجرب نسخہ ہے۔ اس کا استعمال ذرا صبر سے اور ان تھک سعی سے رکھیں۔ یعفوا عن کثیر پر عمل کرتے ہوئے ان کے اخلاق کی تربیت میں اپنا وقت صرف کریں مایوسی کے سر خاک ڈالیں۔ پھر اس مولیٰ پر توکل رکھیں۔ لیکن پھر بھی نتیجہ نیک نہ نکلے۔ تو آپ مسئول ہونے کے وقت کچھ تو سرخرو رہیں گے۔ کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ کے مطابق ذرا زیادہ نماز پر دوام کرائیں۔ اور ان کو ہر طرح شیاطین کا کمزور شکار نہ ہونے دیں۔ پھر قدرتِ حق کا تماشہ دیکھیں۔ کان بالمؤمنین رحیما۔ ہمارے منان مولیٰ کی صفت ہے۔ وہ یقیناً انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ آپ رحم کا معاملہ رکھیں گے تو آسمان والا ضرور آپ سب پر رحم رکھیگا۔ واللہ ولی المومنین۔

مختلف مقامات میں سیرت النبیؐ کے جلسے

نئی دہلی۔ جلسہ سیرت النبیؐ عربک کالج ہال میں زیر صدارت خواجہ حسن نظامی صاحب منعقد ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ حاضری بہت اچھی تھی۔ شہر کے کئی معزز شامل تھے۔ نواب خواجہ محمد شفیع صاحب بی۔اے۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم۔ کنور سردار مہندر سنگھ صاحب مجسٹریٹ اور سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں خان صاحب ابو الاثر حفیظ جالندھری نے شاہنامہ اسلام سے کچھ حصے پڑھ کر سنائے۔ خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ

لجنہ اماء اللہ دہلی۔ بمقام فریش گرلز ہائی سکول جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ محترمہ شرف النساء بیگم شاہ بان صاحبہ قیصر ہند جسٹس آف پیس بیگم خان بہادر میاں غلام قادر محمد شاہ بان صاحب ممبر اسمبلی نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہمیں امام صاحب جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جنہوں نے ان جلسوں کا انعقاد کرکے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کیا۔ پھر آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ بیان کئے۔ اسی طرح محترمہ مس رنجیت سنگھ صاحبہ نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور آپ کے اعلےٰ اخلاق بیان کئے۔ آپ کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر تقریر کی۔ محترمہ امۃ المجید صاحبہ نے آپ کے اخلاق فاضلہ نہایت عمدہ پیرائے میں بتلائے۔ خاکسارہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں پر مضمون سنایا۔ مس میکڈانلڈ صاحبہ پرنسپل سکول ہذا۔ بیگم صاحبہ جناب چودھری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ علاقہ نئی دہلی نے تقریریں کیں۔ بیگم صاحبہ بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی نے مضمون الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ ہال مسلم وغیر مسلم خواتین سے بھرا ہوا تھا۔ خاکسارہ سعیدہ بیگم قدسیہ فاضل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

پشاور۔ ایڈورڈز کالج پشاور کے ہال میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت میاں ضیاء الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کیا گیا۔ شیخ مظفر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور۔ ڈاکٹر لودھ چند صاحب اور قاضی محمد یوسف صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ بخیر و خوبی سر انجام ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ خاکسار شمس الدین

فصل کے لہلہانے اور پکے ہوئے اناج کے گرنے کی آوازیں دیہاتی زندگی کا ترانہ سنائی دیتا ہے۔ اس سے کوئی مطلب نہیں۔ کہ کھیت میں ہل کس نے چلایا۔ اور پودوں کی دیکھ بھال کس نے کی۔ دھوپ اور بارش جن سے فصلیں پکتی ہیں ہر شخص کے کھیت پر برابر پڑتی ہے۔ اسی لئے گاہنے کے کام میں سبھی کو ہاتھ بٹانا ہوتا ہے۔ چاہے غلہ بونے والے ہی کا ہو۔

جب ہماری قوم کے لوگ جو مشترکہ ضرورتوں کے بندھن میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اپنے آپ کو ایک ہی بڑا کنبہ سمجھتے ہوں۔ تو ان کی آپس میں ملکر کام کرنے کی قوت کا کیا ٹھکانا ہے۔ یہ بھائی چارہ ہی تھا۔ جس کی بدولت بنگال میں سوار کا زور ٹوٹا اسی طرح وہ نہریں اور تالاب جن سے دکن میں آبپاشی کی جاتی ہے۔ تمام آبادی کی مل جلی کوشش سے بنے تھے۔ جو اسی بھائی چارہ کی خاطر کی گئی تھی۔

آپس کا وہ سمجھوتہ اور بھروسہ جس سے ایک گھرانے کے لوگوں میں ایکا قائم رہتا ہے۔ ہمارے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ سیاسی اور سماجی نظاموں اور انصاف پر مبنی قانونوں سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ہماری قومی زندگی کی بنیاد خاندان پر ہے۔ ہم اپنے کنبوں میں مل جل کر رہتے آئے ہیں۔ اور یہ کنبہ ہی وہ چیز ہے۔ جسے جاپانی اگر ہندوستان پر چڑھ آئے۔ تو سب سے پہلے تباہ کردیں گے۔

جاپان میں کنبہ کوئی چیز نہیں۔ جاپانی باپ اپنے بچوں کو کارخانے والوں کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں میں بیسواؤں کو بسا لیتے ہیں۔ جاپانی بیویوں کے گھریلو کاموں کا معائنہ پولیس آکر کرتی ہے۔ اتنا ہی نہیں خانگی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے اور بھی بہت سی حرکتیں کی جاتی ہیں۔ جاپانی طالب علموں سے برابر ان کے سیاسی اور سماجی خیالات کے بارے میں سوالات کئے جاتے رہتے ہیں۔ اور جس کے جواب سے یہ ظاہر ہو کہ اس نے اس قانون کو توڑا۔ جو ان خطرناک خیالات کی ممانعت کرتا ہے۔ تو اسے سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

چین میں جاپانیوں نے جہاں کہیں ان خیالات کو زبردستی پھیلانا چاہا۔ تاراج اور فساد پیدا ہوا۔ مگر نیا چین اپنے آپ کو بدل چکا ہے۔ اور ایک زبردست قوم بن گیا ہے۔ جس میں کامل ایکا پایا جاتا ہے۔ اور جس نے جاپان کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا ہے ٭

خود سوچئے سمجھئے۔ اور مل جل کر کام کیجئے۔ یہی قومی جنگی محاذ ہے۔

فوجی لوگوں کی اور ان کا ہاتھ بٹانے والوں کی بھی مدد کیجئے۔ کہ وہ خود آپ کے کنبے کے لوگ ہیں۔ ہمارے لئے صرف یہی ایک طریقہ جاپانیوں کو ہندوستان سے دور رکھنے کا ہے ٭

بمبئی :۔ جماعت احمدیہ بمبئی کا جلسہ سیرۃ النبی کیا گیا جس میں قاضی محمد رشید صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ ملک منظور احمد صاحب۔ اور قریشی جلال دین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ حاضرین کی تعداد تین صد کے لگ بھگ تھی۔ جنہوں نے نہایت توجہ اور سکون سے تقاریر کو سنا۔

خاکسار نواب الدین (امیر جماعت احمدیہ)

شاہ مسکین :۔ سیرۃ النبی کے جلسہ میں سید سردار احمد صاحب۔ ملک احمد حسن صاحب ایڈیٹر دو ز جدید اور سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے تقریریں کیں :۔ خاکسار سید ولایت شاہ امیر جماعت شاہ مسکین

شاہدرہ :۔ جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ آنحضرت کی جنگوں کے متعلق چار پانچ تقریریں ہوئیں۔ حاضری کافی تھی۔ خاکسار الہ دین سیکرٹری۔

کراچی :۔ سیرۃ النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت جناب سہراب کاٹرک میئر کراچی منعقد کیا گیا۔ جناب صدر کے علاوہ پروفیسر رجوانی صاحب۔ سردار جگت سنگھ صاحب۔ برادرم اللہ داد صاحب۔ مسٹر ٹائکر صاحب مسٹر ہیہ صاحب (ایڈیٹر سندھ آبزرور) نے تقریریں کیں۔ تمام تقریریں نہایت دلچسپی سے سنی گئیں۔ سامعین میں ہر مذہب وملت کے ہر طبقے کے افراد موجود تھے۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ! خاکسار سیکرٹری

ناسنور کشمیر :۔ جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت خواجہ عبد الرحمن ڈار صاحب امیر جماعت ناسنور منعقد ہوا۔ جس میں بہت سے اصحاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ سیکرٹری

گجرات :۔ جلسہ سیرۃ النبی کی کارروائی زیر صدارت خانصاحب ڈاکٹر محمد حیات خانصاحب ہوئی

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

صاحب صدر کی بیماری۔ اور خاکسار کی قادیان سے غیر حاضری کی وجہ سے کچھ قرعے بروقت نہیں ڈالے جا سکے تھے۔ اب ۱۲؍۳ کو نظارت امور عامہ کے نمائندہ کی موجودگی میں پانچ قرعے ڈالے گئے۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب (۱) چوہدری غلام اللہ خانصاحب نئی دہلی (۲) شیخ محمد احمد صاحب وکیل کپورتھلہ دو حصے (۳) چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ (۴) مولوی محمد احسان الحق صاحب مونگھیر کے قرعے نکلے۔ یہ اصحاب اپنا اپنا قرعہ بموجب قواعد لے سکتے ہیں۔ خاکسار محمد الدین سیکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان ضلع گورداسپور

---

۲۷ شروع ہوئی۔ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل۔ لالہ کرپا رام صاحب ایڈووکیٹ۔ حکیم چراغ علی صاحب ایڈووکیٹ۔ سردار پریتم سنگھ صاحب لانبہ وکیل اور مولوی ظہور الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضری کافی تھی۔
خاکسار :۔ ملک عطاء اللہ

اعلان نکاح

۱۲ مارچ کو حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے لفٹیننٹ آفتاب احمد خانصاحب بی۔ اے پسر گلاب خانصاحب پنشنر ایس۔ ڈی۔ او سیالکوٹ کا نکاح امۃ النذیر صاحبہ دختر شیخ عطاء اللہ صاحب لاہور سے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کیلئے بابرکت ہو
مرزا برکت علی اسلامیہ پارک لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ اور نوجوانوں کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرماتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے۔ اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے" (الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

حضور کے ارشاد کے پیش نظر نوجوانان جماعت کی خدمت میں جو ابھی مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے درخواست ہے۔ کہ وہ اس اسلامی فوج میں شامل ہو کر عملی ٹریننگ حاصل کریں۔ تاکہ ہم رحمان اور شیطان کی آخری جنگ میں فتح حاصل کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکیں جماعتوں کے عہدیداران اور سلسلہ عالیہ کے مبلغین سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد اللطیف مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وی۔ پی تیار کئے جا رہے ہیں!

جن خریداروں کا چندہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے یا جن خریداروں نے اپنے نام وی۔ پی گزشتہ ماہ رکوائے تھے۔ اور ابھی تک ان کی طرف سے قیمت وصول نہیں ہوئی۔ ان کے نام وی۔ پی تیار ہو رہے ہیں۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ ان کے نام یکم اپریل ۱۹۴۳ء کا پرچہ وی۔ پی ہوگا۔ کاغذ کی سخت گرانی کے باعث اخبار کے صفحات کم ہونے کی وجہ سے مفصل فہرست شائع نہیں ہو سکتی۔
(مینیجر الفضل قادیان)

ڈاکٹر صاحبان کے پتے درکار ہیں

تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان سے اور ان کے واقف حضرات سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کے پتے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ احمدی ڈاکٹروں کے علاوہ بھی جو کامیاب ڈاکٹر آپ کے شہر میں ہوں۔ ان کے پتے بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ پتے بیرنگ خط کے ذریعے بھیجے جا سکتے ہیں۔ محمد احمد خاں دار السلام قادیان

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ھش

شعبۂ اطفال

مرکزی کارگذاری۔ مسجد نور میں ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں بچے کثرت سے شریک ہوئے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تبلیغی کوائف بیان کئے۔ قادیان کے ۱۱ سے ۱۵ سال تک کی عمر کے بچوں کی از سر نو تنظیم کی گئی۔ **مجالس مقامی**۔ دارالرحمت:۔ اطفال کی تربیت کا کام باقاعدہ ہوتا رہا۔ نمازوں میں بچوں کی حاضری کا خاص خیال رکھا گیا۔ نماز مغرب کے بعد بچوں کو دعائیں یاد کروائی جاتی رہیں۔ دارالعلوم:۔ مربی صاحب کے تعطیلات پر چلے جانے کی وجہ سے تربیت کا کام بند رہا۔ دارالبرکات:۔ محلہ میں تربیتی جلسے کئے گئے۔ بچے ریل سے اترنے والے مسافروں کی مدد کرتے رہے۔ دارالفتوح:۔ بچوں نے دو تربیتی جلسوں میں شرکت کی۔ دارالسعۃ:۔ بچے نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہوتے رہے۔ نماز اور دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔ دارالانوار:۔ بچوں کی از سر نو تنظیم کی گئی۔ ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔ دارالبرکات شرقی:۔ اطفال کی حاضری تسلی بخش رہی۔ نماز مغرب کے بعد بچوں کو نصائح کی جاتی رہیں۔ **مجالس بیرونی**۔ سیالکوٹ:۔ تربیتی جلسے کئے جاتے رہے۔ نمازوں میں بچوں کی حاضری لگائی جاتی رہی۔ حیدر آباد دکن:۔ مجلس اطفال قائم کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ ناسنور (کشمیر) نماز اور درثمین کی نظمیں یاد کروائی جاتی رہیں۔ لاہور:۔ بچوں کا ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ نمازوں کی حاضری لی جاتی رہی۔ سلسلہ کی کتب پڑھوائی جاتی رہیں اور امتحان لیا جاتا رہا۔ لائلپور:۔ دینی اسباق دئے جاتے رہے۔ اور امتحان لیا جاتا رہا۔ کریام:۔ اطفال مسجد اور باغیچہ کی حفاظت کرتے رہے۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ بچے نماز جمعہ میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ انبالہ:۔ بچے نمازوں میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ کیرنگ:۔ بچوں کی نمازوں میں حاضری لگائی جاتی رہی۔ اور انہیں اسلامی تعلیم سے واقف کیا جاتا رہا۔ کوہاٹ:۔ بچوں کو یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا گیا۔ سونگھڑہ:۔ بچوں کی نمازوں میں نگرانی کی جاتی رہی۔ اور دیسی کھیلیں کھلائی جاتی رہیں۔

شعبۂ تنفیذ

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مجالس کے اراکین میں صدر صاحب کی طرف سے تجویز شدہ مندرجہ ذیل ذرائع اصلاح کی تنفیذ ہوئی۔ (۱) نصف گھنٹہ بوجھ اٹھانا ۷ اراکین (۲) استغفار ۱۷ اراکین (۳) ایک گھنٹہ خاموشی ۱ رکن (۴) اٹینشن ۳ ارکین۔ دو اراکین کو ان کے آئندہ اصلاح کے وعدہ پر نصف گھنٹہ بوجھ کی سزا معاف ہوئی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج تیسرے پہر کے ہندوستانی کمانڈ کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے کل برما کے کئی حصوں پر سرگرمی دکھائی۔ ٹونگ میں جاپانیوں کے اڈہ پر بم اور آتش گولے برسائے۔ جن سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ شکاری ہوائی جہازوں نے اراکان میں جاپانی چوکیوں پر بم برسائے۔ اکیاب کو بھی بموں اور گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ کاتھا کے ضلع میں بھی زور کا حملہ کیا گیا۔ جس سے کئی جگہ زور کی آگ لگ گئی۔ ان ہوائی میدانوں پر بھی بم برسائے گئے۔ جہاں جاپانیوں کے ہوائی جہاز کھڑے تھے۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی افواج نے میکناسی پر قبضہ کر لیا ہے۔ میکناسی سمندری کنارہ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر اور گافسا سے شمال مشرق کی طرف ہے۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج کی مزید پیش قدمی کے متعلق سرکاری طور پر کوئی خبر نہیں ملی۔ مگر ہمارے جنگی نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ جنرل منٹگمری کی افواج کی پیش قدمی کی رفتار تسلی بخش ہے۔ دوسری طرف جنرل جیرو کی فوج گافسا کے علاقہ میں کئی میل آگے بڑھ گئی ہے۔ دشمن نے سخت مقابلہ کیا۔ مگر ہر بار اسے ناکام ہونا پڑا۔ ایک اور امریکی دستہ چودہ سو اطالیوں کو گرفتار کر لینے کے بعد گافسا کے شمال مشرق میں بڑھ رہا ہے۔

ماسکو ۲۳ مارچ۔ جنوبی روس میں جرمنوں نے اپنے بڑے حملہ کا رخ خارکوف کے جنوب مشرق کی بجائے شمال مشرق کی طرف پھیر دیا ہے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جو روسی فوج سمالنسک کی طرف بڑھ رہی ہے اس کے بڑھنے کی رفتار تسلی بخش ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں بونا سے ۵۰ میل شمال کی طرف تمام علاقہ پر اتحادی افواج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس علاقہ کی تمام گھاٹیوں سے جاپانیوں کو نکال دیا گیا ہے۔ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے شمال مشرقی علاقہ پر سرگرمی دکھائی۔ نیو برٹن میں جاپانیوں کی ایک چوکی پر بھی زور کا حملہ کیا گیا۔ بسمارک سمندر میں ایک جاپانی جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ لے کی بھی خبر لی گئی۔ جاپانی بمباروں نے کل رات ہماری ایک چوکی پر حملہ کیا۔ مگر ان کے بموں سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ صرف دو آدمی گھائل ہوئے۔ ہمارے شکاری ہوائی جہازوں نے کل اطلانٹک کے کنارے جاپانی آبدوزوں کے ایک اڈے کی بھی خبر لی۔ اس حملہ کے بعد ہمارا صرف ایک شکاری جہاز واپس نہیں آیا۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی نے چائے پر کنٹرول کے متعلق ترمیمی بل کو منظور کر لیا۔ اس بل کے حق میں ۳۶ اور مخالف ۲۵ ووٹ تھے۔ سنٹرل اسمبلی نے پولیس کے انتظام کے لئے دو کروڑ روپیہ سے کچھ کم مطالبات بھی منظور کر لئے ہیں۔

کلکتہ ۲۳ مارچ۔ مسٹر بینر جی سول اور سپلائی کے محکمہ کے وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔

بمبئی ۲۴ مارچ۔ گذشتہ دنوں سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں سیاسی لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک ڈیپوٹیشن حضور وائسرائے سے بہت جلد ملاقات کرنیوالا ہے۔ بمبئی کانفرنس کے ریزولیوشن کے مطابق جو چٹھی وائسرائے کو بھیجی گئی تھی۔ اس کا جواب حضور وائسرائے نے بھیجدیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ میں ڈیپوٹیشن سے ملنے کے لئے تیار ہوں۔ ڈیپوٹیشن جن معاملات پر بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ ان کی ایک نقل مجھے بھجوا دی جائے۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے پاکستان کا ریزولیوشن پاس ہونے کی تیسری سالگرہ کے موقع پر کل لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر راجگوپال آچاریہ اور ایک اور معزز ہندو کے جو وزیر رہ چکے ہیں۔ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ جن میں انہوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے متعلق خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کو جلد دور کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ شمالی افریقہ میں کل رات برطانیہ کی آٹھویں فوج نے مرات لائن کے پاس دشمن کے تمام مورچوں کو توڑ دیا۔ فوجی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں ابھی گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ دشمن نے جگہ جگہ بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں۔ مگر ہماری فوجوں نے اس قلعہ بندیوں میں ایک میل گہری اور تین میل چوڑی دراڑ ڈال دی۔ اس کے بعد ہماری فوجیں اور ہوائی جہاز دشمن پر زور شور سے گولے برسا رہے ہیں۔ اب تک ہمارے بہت کم سپاہی مارے گئے اور بہت تھوڑے زخمی ہوئے۔ دشمن کے ۳ ہزار سپاہی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مرات کے مورچوں کے پیچھے ۲۵ میل شمال مغرب کی طرف ایک اور اتحادی فوج جو پیشقدمی کر رہی تھی وہ الہمہ کے علاقہ میں پہنچ گئی ہے۔ اتوار کی رات ساڑھے نو بجے ہماری فوجیں دشمن کی بارودی سرنگوں کو صاف کرتے ہوئے ایسی جگہ پہنچ گئی تھیں جو الہمہ سے دس میل دور تھی۔ دشمن نے ہمارے ٹینکوں کو برباد کرنے کیلئے لمبی چوڑی گھاٹیاں کھودی ہوئی تھیں۔ مگر ان کو عبور کرتے ہوئے آخر ہماری فوجیں الہمہ کے پاس جا پہنچیں۔ گافسا سے جنوب مشرق کی طرف جو امریکن فوجیں قابس کی طرف بڑھ رہی تھیں انپر جرمنوں نے زبردست حملہ کیا مگر امریکنوں نے منہ توڑ جواب دیا۔ شمالی ٹیونیشیا میں میذوم کے ہوائی اڈہ پر ہمارے ہوائی جہازوں نے زبردست حملہ کیا۔ دشمن کے جو جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ ان میں سے سات کو برباد کر دیا گیا۔ کل جرمن ہائی کمانڈ نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ جرمن فوجیں ہوائی جہازوں کی مدد سے اس علاقہ میں بچاؤ کی زبردست لڑائی لڑ رہی ہیں۔

ماسکو ۲۴ مارچ۔ بریانسک سے ۵۰ میل شمال کی طرف جرمنوں نے ان روسی دستوں کو گھیرنے کے لئے جو سمالنسک کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ زبردست حملہ کیا مگر روسیوں نے انکو پیچھے ہٹا دیا۔ دریائے ڈونیز کو بھی جرمنوں نے عبور کر لیا تھا۔ مگر روسیوں نے انکو پھر پیچھے ہٹا دیا۔ اس علاقہ میں اب لڑائی مدھم پڑی ہوئی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر